ہمارا شہر: قلعہ بالا، ٹھنڈا پانی اور کھلا میدان جو ہر عمر کے شہری کا پسندیدہ ٹھکانہ ہے

ہفتہ وار رپورٹ | ہمارا شہر ۔ ۴ مئی 2022ء

□ عنبر ریحان ۔ ہمارا شہر

شہر کے مغربی کنارے پر واقع ٹھنڈا پانی کا علاقہ برسوں سے شہری زندگی کا ایک ایسا ٹھکانہ رہا ہے جہاں بچے کھیلتے ہیں، نوجوان ٹہلتے ہیں اور بزرگ درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر گزرے زمانے کی باتیں کرتے ہیں۔ اس ہفتے ہمارا شہر کی ٹیم نے اس علاقے کا دورہ کیا اور یہاں کے مکینوں سے ان کی روزمرہ زندگی، مسائل اور خواہشات پر بات کی۔ یہ رپورٹ اسی دورے کا احوال ہے۔

قلعہ بالا کی فصیل کے ساتھ بنی ہوئی یہ بستی تقریباً ۴۰ برس پرانی ہے۔ یہاں کے زیادہ تر گھر کچے پکے ہیں اور گلیاں اتنی تنگ ہیں کہ دو موٹر سائیکل بمشکل ایک دوسرے کو راستہ دیتے ہیں۔ مقامی رہائشی بتاتے ہیں کہ پہلے یہاں صرف چند خاندان رہتے تھے، مگر اب آبادی کا اندازہ تقریباً 1140 افراد کا ہے۔ گلی نمبر 3 کے مکین حاجی نذیر احمد نے کہا کہ ان کے والد نے یہ زمین اسّی کی دہائی میں خریدی تھی اور اب ان کے پوتے اسی گلی میں اپنا گھر بنا رہے ہیں۔

سب سے بڑا مسئلہ پانی کی قلت ہے۔ محلے میں ایک ہی سرکاری نلکا ہے جو صبح اور شام چند گھنٹے کے لیے چلتا ہے۔ باقی وقت خواتین کو دور سے برتن بھرنا پڑتا ہے۔ ایک بیوہ خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ اس مسئلے کو اور بڑھا دیتی ہے کیونکہ رات کو پانی کھینچنا ممکن نہیں رہتا۔

تعلیم کے میدان میں بھی فاصلہ نمایاں ہے۔ قریب ترین گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول ۳ کلومیٹر دور ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے کوئی باقاعدہ سواری میسر نہیں۔ کئی بچیاں پیدل جاتی ہیں اور بعض والدین کا کہنا ہے کہ راستے میں سڑک پار کرنے کا کوئی محفوظ راستہ نہیں۔ محلے کی ایک استانی نے بتایا کہ ان کے اسکول میں داخلے کی درخواست دینے والی 60 بچیوں میں سے صرف 41 باقاعدگی سے آ پاتی ہیں۔

صحت کی سہولت کے نام پر ایک چھوٹا سا ڈسپنسری ہے جو ہفتے میں چار دن کھلتی ہے۔ وہاں ڈاکٹر کا عہدہ خالی ہے اور دوائیاں اکثر ختم ہو جاتی ہیں۔ ڈسپنسری کے انچارج نے بتایا کہ روزانہ اوسطاً 35 مریض آتے ہیں جن میں زیادہ تر بخار، اسہال اور جلد کی تکلیف کے مریض ہیں۔ ایمبولینس کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔ قریبی تحصیل ہیڈکوارٹر تک مریض کو لے جانے کا کرایہ 1500 روپے ہے جو کئی خاندانوں کے لیے بہت بڑی رقم ہے۔

دوسری طرف محلے میں کچھ مثبت تبدیلیاں بھی آئی ہیں۔ پچھلے سال محلے کی خواتین نے ایک سلائی مرکز شروع کیا جس میں 18 خواتین باقاعدگی سے آتی ہیں۔ مرکز کی نگران شمیم اختر نے بتایا کہ وہاں اب تک 60 کے قریب خواتین تربیت مکمل کر چکی ہیں اور کچھ نے اپنے گھر پر کام شروع کر دیا ہے۔ مرکز کا کرایہ 4 ہزار روپے ماہانہ ہے جو مخیر حضرات دیتے ہیں۔ خواتین کا کہنا ہے کہ یہ جگہ ان کے لیے محفوظ ملنے جلنے کا واحد ٹھکانہ ہے۔

محلے کے بزرگ شہری عبدالرشید خان کا کہنا ہے کہ اگر پانی کا مسئلہ حل ہو جائے اور ڈسپنسری میں ڈاکٹر آ جائے تو باقی مسائل خود بخود کم ہو جائیں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ بلدیہ اس علاقے کو باقاعدہ منصوبے میں شامل کرے۔ ہمارا شہر کی ٹیم نے یہ مطالبہ متعلقہ حکام تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلے ہفتے ہم اس وعدے کی پیشرفت پر دوبارہ رپورٹ کریں گے۔

ٹھنڈا پانی کا کنواں: قلعہ بالا کی گلیوں میں پینے کے پانی کی واحد امید

ٹھنڈا پانی کا کنواں قلعہ بالا کی گلی نمبر 3 میں واقع ہے اور محلے کے بوڑھے باسی بتاتے ہیں کہ یہ کنواں اس محلے کے بننے سے پہلے کا ہے۔ گلی کے موڑ پر لگی لوہے کی ایک پرانی ٹونٹی سے دن میں دو بار پانی آتا ہے، صبح اور شام۔ اس وقت یہاں کم از کم 40 برتن قطار میں رکھے ہوتے ہیں۔ کنویں کے ساتھ بیٹھی ایک خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔

محلے کی آبادی تقریباً 1140 افراد کا ہے۔ گلی نمبر 3 کے مکین حاجی نذیر احمد نے کہا کہ ان کے والد نے یہ زمین اسّی کی دہائی میں خریدی تھی اور اب ان کے پوتے اسی گلی میں اپنا گھر بنا رہے ہیں۔ ایک بیوہ خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ اس مسئلے کو اور بڑھا دیتی ہے کیونکہ رات کو پانی کھینچنا ممکن نہیں رہتا۔

تعلیم کے میدان میں بھی فاصلہ نمایاں ہے۔ قریب ترین گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول ۳ کلومیٹر دور ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے کوئی باقاعدہ سواری میسر نہیں۔ کئی بچیاں پیدل جاتی ہیں اور بعض والدین کا کہنا ہے کہ راستے میں سڑک پار کرنے کا کوئی محفوظ راستہ نہیں۔ محلے کی ایک استانی نے بتایا کہ ان کے اسکول میں داخلے کی درخواست دینے والی 60 بچیوں میں سے صرف 41 باقاعدگی سے آ پاتی ہیں۔

صحت کی سہولت کے نام پر ایک چھوٹا سا ڈسپنسری ہے جو ہفتے میں چار دن کھلتی ہے۔ وہاں ڈاکٹر کا عہدہ خالی ہے اور دوائیاں اکثر ختم ہو جاتی ہیں۔ ڈسپنسری کے انچارج نے بتایا کہ روزانہ اوسطاً 35 مریض آتے ہیں جن میں زیادہ تر بخار، اسہال اور جلد کی تکلیف کے مریض ہیں۔ ایمبولینس کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔ قریبی تحصیل ہیڈکوارٹر تک مریض کو لے جانے کا کرایہ 1500 روپے ہے جو کئی خاندانوں کے لیے بہت بڑی رقم ہے۔

دوسری طرف محلے میں کچھ مثبت تبدیلیاں بھی آئی ہیں۔ پچھلے سال محلے کی خواتین نے ایک سلائی مرکز شروع کیا جس میں 18 خواتین باقاعدگی سے آتی ہیں۔ مرکز کی نگران شمیم اختر نے بتایا کہ وہاں اب تک 60 کے قریب خواتین تربیت مکمل کر چکی ہیں اور کچھ نے اپنے گھر پر کام شروع کر دیا ہے۔ مرکز کا کرایہ 4 ہزار روپے ماہانہ ہے جو مخیر حضرات دیتے ہیں۔ خواتین کا کہنا ہے کہ یہ جگہ ان کے لیے محفوظ ملنے جلنے کا واحد ٹھکانہ ہے۔

محلے کے بزرگ شہری عبدالرشید خان کا کہنا ہے کہ اگر پانی کا مسئلہ حل ہو جائے اور ڈسپنسری میں ڈاکٹر آ جائے تو باقی مسائل خود بخود کم ہو جائیں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ بلدیہ اس علاقے کو باقاعدہ منصوبے میں شامل کرے۔ ہمارا شہر کی ٹیم نے یہ مطالبہ متعلقہ حکام تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلے ہفتے ہم اس وعدے کی پیشرفت پر دوبارہ رپورٹ کریں گے۔

ٹھنڈا پانی کا کنواں: قلعہ بالا کی گلیوں میں پینے کے پانی کی واحد امید

ٹھنڈا پانی کا کنواں قلعہ بالا کی گلی نمبر 3 میں واقع ہے اور محلے کے بوڑھے باسی بتاتے ہیں کہ یہ کنواں اس محلے کے بننے سے پہلے کا ہے۔ گلی کے موڑ پر لگی لوہے کی ایک پرانی ٹونٹی سے دن میں دو بار پانی آتا ہے، صبح اور شام۔ اس وقت یہاں کم از کم 40 برتن قطار میں رکھے ہوتے ہیں۔ کنویں کے ساتھ بیٹھی ایک خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔

محلے کی آبادی تقریباً 1140 افراد کا ہے۔ گلی نمبر 3 کے مکین حاجی نذیر احمد نے کہا کہ ان کے والد نے یہ زمین اسّی کی دہائی میں خریدی تھی اور اب ان کے پوتے اسی گلی میں اپنا گھر بنا رہے ہیں۔ ایک بیوہ خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ اس مسئلے کو اور بڑھا دیتی ہے کیونکہ رات کو پانی کھینچنا ممکن نہیں رہتا۔

تعلیم کے میدان میں بھی فاصلہ نمایاں ہے۔ قریب ترین گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول ۳ کلومیٹر دور ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے کوئی باقاعدہ سواری میسر نہیں۔ کئی بچیاں پیدل جاتی ہیں اور بعض والدین کا کہنا ہے کہ راستے میں سڑک پار کرنے کا کوئی محفوظ راستہ نہیں۔ محلے کی ایک استانی نے بتایا کہ ان کے اسکول میں داخلے کی درخواست دینے والی 60 بچیوں میں سے صرف 41 باقاعدگی سے آ پاتی ہیں۔

صحت کی سہولت کے نام پر ایک چھوٹا سا ڈسپنسری ہے جو ہفتے میں چار دن کھلتی ہے۔ وہاں ڈاکٹر کا عہدہ خالی ہے اور دوائیاں اکثر ختم ہو جاتی ہیں۔ ڈسپنسری کے انچارج نے بتایا کہ روزانہ اوسطاً 35 مریض آتے ہیں جن میں زیادہ تر بخار، اسہال اور جلد کی تکلیف کے مریض ہیں۔ ایمبولینس کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔ قریبی تحصیل ہیڈکوارٹر تک مریض کو لے جانے کا کرایہ 1500 روپے ہے جو کئی خاندانوں کے لیے بہت بڑی رقم ہے۔

دوسری طرف محلے میں کچھ مثبت تبدیلیاں بھی آئی ہیں۔ پچھلے سال محلے کی خواتین نے ایک سلائی مرکز شروع کیا جس میں 18 خواتین باقاعدگی سے آتی ہیں۔ مرکز کی نگران شمیم اختر نے بتایا کہ وہاں اب تک 60 کے قریب خواتین تربیت مکمل کر چکی ہیں اور کچھ نے اپنے گھر پر کام شروع کر دیا ہے۔ مرکز کا کرایہ 4 ہزار روپے ماہانہ ہے جو مخیر حضرات دیتے ہیں۔ خواتین کا کہنا ہے کہ یہ جگہ ان کے لیے محفوظ ملنے جلنے کا واحد ٹھکانہ ہے۔

محلے کے بزرگ شہری عبدالرشید خان کا کہنا ہے کہ اگر پانی کا مسئلہ حل ہو جائے اور ڈسپنسری میں ڈاکٹر آ جائے تو باقی مسائل خود بخود کم ہو جائیں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ بلدیہ اس علاقے کو باقاعدہ منصوبے میں شامل کرے۔ ہمارا شہر کی ٹیم نے یہ مطالبہ متعلقہ حکام تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلے ہفتے ہم اس وعدے کی پیشرفت پر دوبارہ رپورٹ کریں گے۔

ٹھنڈا پانی کا کنواں: قلعہ بالا کی گلیوں میں پینے کے پانی کی واحد امید

ٹھنڈا پانی کا کنواں قلعہ بالا کی گلی نمبر 3 میں واقع ہے اور محلے کے بوڑھے باسی بتاتے ہیں کہ یہ کنواں اس محلے کے بننے سے پہلے کا ہے۔ گلی کے موڑ پر لگی لوہے کی ایک پرانی ٹونٹی سے دن میں دو بار پانی آتا ہے، صبح اور شام۔ اس وقت یہاں کم از کم 40 برتن قطار میں رکھے ہوتے ہیں۔ کنویں کے ساتھ بیٹھی ایک خاتون نے بتایا کہ وہ روزانہ تین چکر لگاتی ہیں اور ہر چکر میں کم از کم 20 منٹ لگتے ہیں۔ بجلی کی لوڈشیڈنگ اس مسئلے کو اور بڑھا دیتی ہے کیونکہ رات کو پانی کھینچنا ممکن نہیں رہتا